شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف

فضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ

(سنئیر پروفیسر جامعہ ام القری ومدرس مسجد الحرام، مکہ مکرمہ)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: شرح كتاب صفة صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم للألباني۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تین مختلف کتابیں ہیں

یہ بات جاننی چاہیے کہ شیخ البانی رحمہ اللہ کی صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تین کتابیں ہیں:

1-"صفۃ الصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (بڑی والی)۔ اس کے بارے میں خود مصنف "الاصل" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جو کچھ عرصہ پہلے تین جلدوں[1] میں طبع ہوئی ہے۔ اور میں ٹیلی لنک کے ذریعے اس کی شرح کرنے سے اس کی طباعت سے بھی پہلے فارغ ہوگیا تھا!

2-الاوسط (درمیانی والی) "صفة صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم من التكبير إلى التسليم كأنك تراها"[2] یہ وہی ہے جس پر میری یہ موجودہ شرح ہے۔

3-تیسری ہے "تلخيص صفة صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم"[3] جو اس طور پر ممتاز ہے کہ اس میں بہت سے احکام کی وضاحت ہے اس تعین کے ساتھ کہ فلاں رکن ہے یا واجب ہے۔ اور جن پر آپ نے سکوت اختیار کیا ہے یا تو وہ مستحبات میں سے ہیں یا پھر اس

---

[1] مكتبة المعارف للنشر والتوزيع الطبعة الاولى 1427ھ، الرياض، اور ناشر نے جزاہ اللہ خیر احسب عادت جیسے وہ شیخ کی کتب شائع کرتے ہیں اسی طرح اسے بھی بہت اچھے طور پر طبع کیا ہے۔

[2] اسے بھی انہوں نے ہی شائع کیا ہے۔

[3] ثبت مؤلفات المحدث الكبير الإمام محمد ناصر الدين الألباني الأرناؤوطي 1332–1420 رحمہ اللہ جو کہ ایک مکمل فہرست ہے جو آپ کی کتب، اور جنھوں نے آپ کے بارے میں لکھا موافقت میں یا مخالفت میں کو شامل ہے، ساتھ ہی آپ کی کتب کی نمایاں خوبیاں، تصنیف کا منہج ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی جمع وتیاری عبد اللہ بن محمد الشمرانی نے کی ہے، الدرر السنیۃ پر موجود انٹرنیٹ کے نسخے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔

بارے میں احتمال ہے اور دلیل کے واضح نہ ہونے کی وجہ سے جن کے بارے جزم کے ساتھ کوئی حکم لگانا مناسب نہیں!

اس کے مقدمے میں آپ فرماتے ہیں:

مجھے یہ تجویز دی گئی کہ میں اپنی کتاب "صفة صلاة النبي ﷺ من التكبير إلى التسليم كأنك تراها" کی تلخیص (خلاصہ) لکھوں اور اس کا اختصار کرتے ہوئے جو عبارات ہیں ان کو عوام الناس کے لیے عام فہم بناؤ۔ پس جب میں نے دیکھا کہ واقعی یہ ایک بابرکت تجویز ہے، یہ اس بات کے بھی موافق ہے جو ایک زمانے سے میری دل میں گردش کر رہی تھی اور کتنا ہی میں یہ بات کسی بھائی یا دوست سے سنتا رہا ہوں۔ لہذا ان تمام باتوں نے مجھے اس پر ابھارا کہ میں اپنے علمی کاموں سے بھرپور وقت میں سے کچھ حصہ نکال کر اس پر صرف کروں۔ لہذا میں اس تجویز پر اپنی طاقت وجہد برابر کمربستہ ہو گیا۔ مولیٰ سبحانہ وتعالی سے دعاء کے ساتھ کہ وہ اسے اپنی کرم والے چہرے کے لیے خاص کر دے، اور اس سے میرے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچائے۔ اس میں میں نے اصل کتاب سے بڑھ کر کچھ ایسے مزید فوائد کا بھی اضافہ کیا ہے جن پر میری توجہ اس کی تلخیص کرتے ہوئے گئی اور انہیں میں نے بیان کرنا اچھا تصور کیا۔ ساتھ ہی میں نے اس بات کا بھی خاص اہتمام کیا ہے کہ ان بعض الفاظ کی شرح کروں جو حدیث کے جملوں یا اذکار میں وارد ہوئے ہیں۔ اور انہیں میں نے مرکزی عناوین بنایا ہے، جن کے علاوہ اور بہت سے ذیلی وضاحتی عناوین قائم کیے ہیں۔ اور ان کے تحت کتاب کے مسائل مسلسل نمبرنگ کے ساتھ ذکر کیے ہیں۔ اور ہر مسئلہ کی ایک جانب اس کا حکم بھی ذکر کیا ہے کہ وہ رکن ہے یا واجب، اور جن کے حکم کے بیان سے سکوت اختیار کیا ہے تو وہ سنتوں میں سے ہے، البتہ ان میں سے بعض کے بارے میں وجوب کے قول کا احتمال ہے، مگر اس میں سے یا اس میں سے کسی ایک پر جزم کے ساتھ حکم لگانا علمی تحقیق کے منافی ہے۔ چنانچہ:

رکن: وہ ہوتا ہے کہ جس کے ذریعے وہ چیز جس میں یہ پایا جاتا ہے مکمل ہوتی ہے۔ اور اس کے عدم وجود کی صورت میں جس چیز کا یہ رکن ہے اس کا بطلان لازم آتا ہے۔ مثال کے طور پر رکوع ہے نماز میں، چناچہ یہ نماز میں رکن ہے، اس کی عدم موجودگی نماز کے بطلان کو لازم کرتی ہے۔

شرط: رکن کی ہی طرح ہوتی ہے الا یہ کہ وہ اس چیز سے خارج (باہر) ہوتی ہے جس کی یہ شرط ہے، جیسا کہ وضوء نماز کے لیے شرط ہے، اس کے بغیر نماز صحیح نہیں۔

واجب: جس کا امر (حکم دینا) کتاب یا سنت سے ثابت ہو اور اس کے رکن یا شرط ہونے کی دلیل موجود نہ ہو، اس کے کرنے والے کو ثواب ہوتا ہے اور چھوڑنے والے کو عقاب ہوتا ہے الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔ اور فرض بھی اسی کی طرح ہے، لہذا فرض اور

واجب میں فرق کرنا ایک نووارد اصطلاح ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔

سنت: جس پر نبی ﷺ نے عبادات میں سے ہمیشہ یا غالباً پابندی اختیار کی، لیکن اس کا واجبی طرح کا حکم نہیں دیا۔ اس کے کرنے والے کو ثواب ملتا ہے لیکن اسے ترک کرنے والے کو نہ عقاب ہے نہ اسے ملامت کیا جاسکتا ہے۔

البتہ جو حدیث بعض مقلدین بیان کرتے ہیں اور اسے نبی ﷺ تک منسوب کرتے ہیں کہ:

”من ترك سنتي لم ينل شفاعتي“

(جس نے میری کوئی سنت چھوڑی تو اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی)۔

رسول اللہ ﷺ سے اس کی کوئی اصل ثابت نہیں۔ اور جس روایت کا حال ایسا ہو تو اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرنا جائز نہیں خدشہ ہے کہ یہ آپ ﷺ پر جھوٹ باندھنے میں شمار ہو۔ جبکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“

(جس نے مجھ پر کوئی ایسی بات کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں پکڑ لے)۔

ساتھ ہی اس بات کی نشاندہی کی ضرورت نہیں (کیونکہ معروف ہے کہ) بلاشبہ میں نے اصل اصول پر چلتے ہوئے مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک مذہب کی پابندی نہیں کی، بلکہ میں تو اس میں صرف اہل حدیث کے مسلک پر چلا ہوں کہ جو ہر اس چیز کو لیتے ہیں جو آپ ﷺ سے حدیث میں ثابت ہو۔ اسی لیے ان کا مذہب ان کے علاوہ تمام لوگوں کے مذاہب سے قوی ہوتا ہے۔ جس کی گواہی ہر مذہب کے انصاف پسند لوگ دیتے ہیں جن میں سے علامہ ابو الحسنات لکھنوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں فرماتے ہیں:

” اور یہ کیوں نہ ہو، کیونکہ یہی تو نبی ﷺ کے برحق وارث ہیں، اور سچے طور پر ان کی شریعت کے نائبین ہیں۔ اللہ تعالی ان کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے، اور ان کی محبت وسیرت پر ہمیں موت دے“۔

اللہ امام احمد بن حنبل پر رحم فرمائے، فرمایا:

دين النبيِّ محمدٍ أخبارُ   نعمَ المطيةُ للفتى الآثارُ

لا ترغبنَّ عن الحديث وأهله   فالرأي ليلٌ والحديث نهارُ

ولربَّما جهِلَ الفتى أثرَ الهُدى   والشمسُ بازغة لها أنوارُ

دمشق 26 صفر 1392ھ۔ اھ

کتاب کی تالیف کا سبب

آپ رحمہ اللہ نے اس کتاب الاوسط کے مقدمے میں ذکر فرمایا:

جب میں نے دیکھا کہ اس موضوع پر کوئی جامع کتاب نہیں تو میں نے سمجھا کہ مجھ پر یہ واجب ہے کہ میں اپنے ان مسلمان بھائیوں کے لیے کچھ پیش کروں کہ جنہیں اپنی عبادات میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا شوق ہے، ایسی کتاب کی صورت میں کہ جو شامل ہو جس قدر ممکن ہو ان تمام امور پر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت سے متعلق ہیں تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک۔ تاکہ ان لوگوں کے لیے جاننا آسان ہو جائے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرتے ہیں لہذا ان کے اس حکم پر عمل پیرا ہوتے ہیں جو پہلے گزرا کہ:

"صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي"

(نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)۔

لہذا میں نے بھی اس بارے میں اپنی کمر کس لی اور کتب احادیث سے ان تمام احادیث کو تلاش کیا جو اس بارے میں تھیں، چناچہ اس کے نتیجے میں یہ کتاب مرتب ہوئی جو ابھی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں میں نے اپنے آپ پر یہ شرط (پابندی) لگائی ہے کہ میں اس میں کوئی بھی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لاؤ گا مگر صرف وہی کہ جس کی سند حدیث شریف کے اصول وقواعد کے مطابق ثابت ہو، اور میں نے وہ تمام روایات سرے سے چھوڑ دی ہیں کہ جس میں کسی مجہول کا تفرد ہو یا ضعیف ہو، چاہے وہ نماز کی ہیئت (کیفیت) سے متعلق ہو یا اذکار یا فضائل وغیرہ سے متعلق۔ کیونکہ میرا یہ اعتقاد ہے کہ حدیث میں سے جو کچھ صحیح ثابت ہے وہ ہمیں ضعیف سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ کیونکہ ضعیف سے بلا اختلاف زیادہ سے زیادہ ظن (گمان) کا فائدہ ہوتا ہے، اور جو مرجوح ظن ہوتا ہے اس کے متعلق تو اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا﴾ (النجم: 28)

(اور بے شک گمان حق کے مقابلے میں کسی کام کا نہیں)

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

”إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ“

(اور تم گمان سے بچو کیونکہ گمان تو جھوٹی ترین بات ہے)۔

لہذا اس کے ذریعے سے ہم اللہ کی عبادت نہیں بجالاسکتے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے:

”اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ“

(میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو سوائے اس کے جس کا (صحیح ہونا) تمہیں معلوم ہو)۔

لہذا جب آپ نے ضعیف کی روایت کرنے سے منع فرمادیا تو زیادہ لائق ہے کہ اس پر عمل کرنے سے بھی روکا جائے۔

اس کے علاوہ میں نے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ادنیٰ اور اعلیٰ۔

پہلا حصہ متن کی طرح ہے جس میں میں نے احادیث یا لازمی جملوں کے متن بیان کیے ہیں اور انہیں ان کے لائق مقام پر رکھا ہے تاکہ وہ باہمی یوں جڑے رہیں اس طرح کہ پوری کتاب اول تا آخر ایک ربط کے ساتھ جاری رہے۔ اور میں نے حدیث کے ان اصل الفاظ اور نص کی حفاظت کی بھرپور کوشش کی ہے جو کتب سنت میں وارد ہوئے ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ ایک حدیث کے ایک سے زائد الفاظ مروی ہیں تو میں نے ان میں سے کسی ایک لفظ کو ترجیح دی تالیف یا اس کے علاوہ فوائد کی غرض سے، اور کبھی کسی دوسری روایت کے الفاظ کا بھی اس میں اضافہ کر دیا جس پر تنبیہ میں نے اپنے ان الفاظ سے کی ہے کہ: ”اور ایک لفظ اس اس طرح بھی ہیں“ یا ”اور ایک روایت میں ایسا ایسا بھی ہے“ جن کا حوالہ میں نے ان کی راوی صحابہ تک نہیں بیان کیا ہے سوائے شاذ و نادر، اور نہ ہی اس کی وضاحت کی ہے کہ آئمہ حدیث میں سے اسے کس نے روایت کیا تاکہ مطالعہ و مراجع میں آسانی ہو۔

جبکہ دوسرا حصہ اس کی شرح کی طرح ہے جو پہلے گزرا۔ اس میں میں نے ان احادیث کی تخریج کی ہے جو پہلے حصے میں وارد ہوئی ہیں اس کے تمام الفاظ و طرق کو جمع کر کے ساتھ حدیث شریف کے اصول و قواعد کی روشنی میں اس کی اسانید و شواہد پر جرح و تعدیل، تصحیح و تضعیف کے اعتبار سے کلام بھی کیا ہے۔ اور کئی دفعہ احادیث کے بعض طرق میں وہ الفاظ و زیادات پائی جاتی ہیں جو دوسرے طرق میں نہیں پائی جاتیں تو میں نے پہلے حصے کی حدیث میں جتنا ممکن ہو سکا کہ اصل حدیث کے الفاظ میں اسے جوڑا

جا سکے تو اس کا اضافہ کیا ہے۔ اور اس کی جانب اشارہ میں نے تو مستطیل بریکٹ سے [] اس طرح کیا ہے، بنا اس نص کو بیان کیے کہ اس کی اصل کی تخریج کرنے والوں میں سے ان الفاظ کا تفرد کس کے ساتھ ہے۔ یہ اس وقت جب حدیث کا مصدر و مخرج ایک ہی صحابی سے ہو، بصورت دیگر میں نے اسے ایک الگ اور مستقل نوع بنایا ہے جیسا کہ دعاء استفتاح وغیرہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور یہ ایک بڑی ہی عمدہ، نفیس و نادر چیز ہے جسے شاید آپ کسی کتاب میں نہ پائیں اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہے جس کی نعمت سے تمام نیک امور انجام پاتے ہیں۔

پھر میں نے اس میں اس حدیث کے متعلق جو ہم لائے ہیں علماء کرام کے مذاہب ذکر کیے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے دلائل ذکر کر کے مناقشہ کیا ہے، اور جو اس کے حق میں ہے اور اس کے خلاف سب ذکر کر کے خلاصۂ کلام میں وہ حق ذکر کیا جسے ہم پہلے حصے میں لائے ہیں۔

اور اس میں بعض ایسے مسائل بھی وارد ہیں کہ جس میں سنت سے کوئی دلیل نہیں البتہ اس بارے میں کسی مجتہد کا اجتہاد ہے، جو ہماری اس کتاب کے موضوع میں داخل نہیں۔

چونکہ ہمارے لیے اس کتاب کو اس کے دونوں حصوں کے ساتھ طبع کرنا آسان نہ ہو سکا کچھ ناگزیر اسباب کی بنا پر تو ہم نے پھر یہی چاہا ہے کہ اس کا پہلے حصہ کو دوسرے سے الگ کر کے مستقل طور پر شائع کر دیا جائے ان شاء اللہ تعالی اور میں نے اسے عنوان دیا ہے: "صفة صلاة النبي ﷺ من التكبير إلى التسليم كأنك تراها"۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ اسے اپنے کرم والے چہرے کے لیے خاص بنا دے، اور اس کے ذریعے میرے مومن بھائیوں کو فائدہ پہنچائے، بے شک وہ سننے والا قبول کرنے والا ہے۔

کتاب کا منہج

جیسا کہ کتاب کا موضوع ہی نبی ﷺ کی طریقۂ نماز کو بیان کرنا ہے تو پھر یہ بات بدیہی طور پر معلوم ہے کہ میں نے کسی معین مذہب سے اسے مقید نہیں کیا ہے جس کا سبب وہی ہے جس کا ابھی ذکر ہوا۔ بلکہ اس میں صرف وہی کچھ لایا گیا ہے جو آپ ﷺ سے ثابت ہے جیسا کہ قدیم و جدید محدثین کا مذہب رہا ہے، اور کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ:

أهل الحديث هم أهل النبي وإن لم يصحبوا نفسَه، أنفاسه صحبوا

اسی لیے یہ کتاب ان شاء اللہ ان تمام چیزوں کو جمع کرنے والی ہے جو مختلف کتب حدیث و مذہبی اختلاف کے ساتھ کتب فقہ میں

بکھری ہوئی ایسی باتیں ہیں جن کا اس موضوع سے تعلق ہے، جبکہ اس میں اس حق کو جمع کر دیا گیا ہے جو کسی بھی کتاب یا مذہب میں پایا جاتا ہے، اور عنقریب اس پر عمل کرنے والا ان شاء اللہ ان میں سے ہو گا جسے اللہ تعالی نے اس بارے میں حق کی رہنمائی فرمائی جس بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾(البقرۃ:213)

(اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے)

پھر بے شک جب میں نے اپنے لیے یہ منہج مقرر کیا (یعنی سنت صحیحہ سے تمسک کا اور اسی پر اپنی اس کتاب اور ان دیگر کتابوں میں چلتا رہا ہوں جو ان شاء اللہ عنقریب لوگوں میں پھیل جائیں گی) تو مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ عنقریب اس سے تمام گروہ اور مذاہب راضی نہیں ہوں گے، بلکہ بعض تو یا بہت سے جلد ہی مجھ پر اپنی زبان طعن دراز کریں گے اور قلم کے ذریعے بھی ملامت کریں گے، لیکن میرے خلاف یہ باتیں مجھ پر اثر انداز نہ ہوں گی کیونکہ میں یہ اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تمام لوگوں کو راضی رکھنا ایسی غایت ہے جو ناقابل حصول ہے۔ اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَمَنْ أَرْضَى النَّاسَ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ" (صحیح، الصحیحۃ:2311)

(جو اللہ کو غصہ دلا کر لوگوں کو راضی کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالی اسے لوگوں ہی کے سپرد کر دیتا ہے)۔

اللہ اسے خوش رکھے جس نے کیا خوب کہا کہ:

ولستُ بناجٍ مِن مقالةِ طاعِنٍ ولو كنتُ في غارٍ على جبلٍ وَعْرِ

ومَن ذا الذي يَنجُو مِن النّاسِ سالِماً ولو غابَ عنهُم بَيْنَ خافِيَتَيْ نَسْرِ

پس میرے لیے یہی کافی ہے کہ میرا عقیدہ ہے کہ یہی وہ سیدھا اور اکمل راستہ ہے جس کا اللہ تعالی نے مومنوں کو حکم دیا ہے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین نے اس کی وضاحت کی ہے، اور یہی وہ راہ ہے جس پر صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد والے سلف صالحین چلتے آئے ہیں جن میں سے وہ آئمہ اربعہ بھی ہیں جن کی طرف آج مسلمانوں کی اکثریت منسوب ہوتی ہے۔ یہ سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ سنت سے تمسک اختیار کیا جائے اور اس کی طرح رجوع کر کے ہر اس قول کو چھوڑ دیا جائے جو اس کے مخالف ہو خواہ اس کا قائل کتنا ہی عظیم شخص ہو، کیونکہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس سے بڑھ کر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ اس سے کامل تر ہے۔ اسی لیے میں ان (آئمہ کرام) کی ہدایت کی پیروی کرتا اور ان کے نقش قدم پر چلتا

ہوں، ان کے اوامر کی پیروی کرتا ہوں کہ ہمیشہ حدیث کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیے چاہے اس سے ان کے اپنے اقوال کی ہی مخالفت ہوتی ہو۔ اور یقیناً یہ (خود ان آئمہ کے) وہ اوامر ہیں جن کا میرے منہج پر بہت گہرا اثر ہے میں اس منہج مستقیم پر چلتا ہوں اور اندھی تقلید سے پرہیز کرتا ہوں، پس اللہ تعالی ہمارے طرف سے ان سب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ اھ

اس کتاب کی پہلی طباعت سن 1370ھ میں ہوئی، پھر اس کے بعد پے درپے اس مبارک کتاب کی طباعت ہوتی رہی، جس کے تعلق سے میں اللہ تعالی سے دعاء گو ہوں کہ وہ اس کے مصنف کو اسلام ومسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر سے نوازے!

آپ نے کتاب کے مقدمے میں آئمہ کرام کے اتباع سنت اور ان کے ایسے اقوال کو جو اس کی مخالفت میں ہوں ترک کرنے کے تعلق سے کلام نقل فرمایا ہے۔ اور یہ فصلیں اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت نفیس وعمدہ ہیں۔

تیسری طباعت سن 1381ھ میں اس کتاب کے ساتھ ایک فصل بعنوان "شبہات اور ان کا جواب" کے نام سے شامل کی گئی ہے جس میں آپ نے بعض متعصب لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیے ہیں!

بعد ازیں اس کتاب کی جتنی طباعات آتی رہی ان میں ترمیم ومزید تحقیق وباریک بینی میں اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ کتاب آپ کی سب سے زیادہ ترمیم وتحقیق شدہ کتابوں میں سے بن گئی کہ جس سے کوئی بھی ایسا شخص بے نیاز نہیں ہوسکتا کہ جو نبی ﷺ کی نماز کی صفت (کیفیت) کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہو!

اس کتاب کے امتیازات

یہ کتاب بہت سے امتیازات کے ساتھ ممتاز ہے، اجمالی طور پر کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

1- یہ کتاب عبارت ہے نماز سے متعلق تمام مسائل پر موجود احادیث کے تمام الفاظ جمع کرنے سے، چناچہ ان کے الفاظ وصیغے وہی ہیں جو اس کے ہیں۔ لہذا اس طریقے کا مسئلے کو پیش کرنے کی قوت، مؤلف کے بریٔ الذمہ ہونے اور اسلوب کی سلامتی میں جو اثر ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔

2- ایک ہی حدیث کی متعدد روایات کو جمع کرنا، اور ان میں جو الفاظ کی زیادتی ہے اسے بھی، پھر سب کو ایک سیاق سے بیان کرنا۔

3- نماز کے مختلف مواقع پر پڑھے جانے والے اذکار کو ایک ہی جگہ پر جمع کرنا، اور اس طرح سے ان کی ترتیب کرنا کہ ان تک باسہولت رسائی اور استفادہ ہوجائے۔

4- آپ نے اپنے اوپر یہ شرط (پابندی) عائد کی کہ جو بھی احادیث وروایات وہ اس میں لائیں گے اس کو ثابت کریں گے، اور یہ ان کے حسب اجتہاد بات ہے رحمہ اللہ علیہ، اور بلاشبہ آپ اپنے زمانے میں اس معاملے کے تعلق سے سب سے زیادہ معرفت رکھتے ہیں یعنی تصحیح وتضعیف۔

5- شیخ نے اس کتاب کا باکثرت مراجع کیا ہے کیونکہ یہ قدیم تالیف میں سے ہے، پھر اس کی طباعت بارہا ہوتی رہی، اور اس پر اور اس کے مسائل پر نظر ثانی کی جاتی رہی ہے۔

6- یہ کتاب دراصل عبارت ہے اس موضوع پر لکھی گئی ایک وسیع کتاب کے اختصار سے جس سے میری مراد اصل صفۃ الصلاۃ ہے جو کہ کچھ عرصہ پہلے 3 جلدوں میں شائع ہوئی ہے، اور یہ بات معلوم ہے کہ آخر کس حد تک اتنی وسیع کتاب کو مختصر کرنے میں دقت، باریک بینی، ترمیم اور مسائل کو مقرر کرنے کی قوت سے کام لیا گیا ہوگا۔

7- اس پر بھی مزید اعادہ کرکے آپ نے اس کتاب کی تلخیص تیار فرمائی جس کا نام ہے "تلخیص صفة صلاة النبي ﷺ" جس میں مصنف نے شرعی احکام بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے، اور خود مصنف ہی کی جانب اس کتاب کی یوں تلخیص لکھنے میں بھی بہت دقت وباریک بینی وترامیم میں کس قدر محنت لگتی ہے جسے وہی جان سکتا ہے کہ جو یہ کام کرچکا ہو!

8- اس کتاب میں بے شک مصنف نے کسی مذہب کا التزام نہیں کیا ہے بلکہ وہ دلیل کے ساتھ چلے ہیں جہاں بھی وہ لے جائے! اور یہ ایک بہت عظیم امتیاز ہے، کیونکہ باذن اللہ وہ تقلید ومذہبی تعصب سے سلامتی میں رہے ہیں!

9- علماء کرام میں اس کتاب کو مقبول عام حاصل ہے اور وہ اسے بہت سراہتے ہیں اسی طرح سے طلاب العلم میں بھی اس کی مقبولیت عام ہے جو اس کی تعریف کرتے، سراہتے اور اس کی جانب دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جو اس کتاب کی علمی قدر وقیمت کو اجاگر کرتے ہیں۔

10- بلاشبہ یہ کتاب اپنے موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں بہت اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ اس کا موضوع اسلام کے شہادتین کے بعد اہم ترین رکن کے بارے میں ہے، اور اس کا موضوع احادیث رسول ﷺ ہیں اور اس کی عبارات تک نبی ﷺ کے الفاظ ہیں۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔